Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
فون ۲۴۵
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز ہفتہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۲/۲۷ | ۷ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ، ۱۳ صلح ۱۳۵۲ ہش ، ۱۳ جنوری ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

پہلے کی نسبت اب آرام ہے لیکن طبیعت ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۲ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ:-

گزشتہ رات سے کھانسی اور نزلہ کی سخت تکلیف ہے اور ضعف بھی بہت رہا۔
احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد (واقف زندگی) ابن مکرم فتح محمد خان صاحب کا اعلانِ نکاح ۲۹ دسمبر ۱۹۷۲ء کو مسجد مبارک میں محترمہ امۃ النصیر صاحبہ بی۔اے بنت محترم محمد اسماعیل صاحب بقاپوری سے فرمایا۔ موصوفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ کی پوتی اور مکرم میرزا محمد شفیع صاحب دہلوی (مرحوم) کی نواسی ہیں۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خلیل محمد خان دار النصر غربی، ربوہ)

عیدالاضحیٰ پر قربانی کرنیوالے اصحاب

عیدالاضحیٰ بہت قریب آگئی ہے۔ اس تقریب سعید پر جو اصحاب نظارت خدمت درویشاں کے زیر انتظام قربانی کروانا چاہیں، وہ بحساب فی جانور (چھتر) ۷۰ روپے بھجوا دیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جا سکے۔ احباب رقم بھجوانے میں عجلت فرمائیں۔
ایسی رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر بھجوائی جائیں تاکہ بروقت مل سکیں۔
(ناظر خدمت درویشاں)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مسلمانوں کا خدا قادر مطلق ہے اور انکا رسول وہ ہے جسکی نبوّت کا دامن تا قیامت دراز ہے

خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیج کر نبوّتِ محمدیہ کی برکات و فیوض کا ثبوت دیا ہے

"خدا کا فضل ہے جو اسلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ملا اور اس فضل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیکر آئے۔ جس پہلو سے دیکھو مسلمانوں کو بہت بڑے فخر اور ناز کا موقع ہے مسلمانوں کا خدا پتھر، درخت، حیوان، ستارہ یا کوئی مُردہ انسان نہیں ہے بلکہ وہ قادر مطلق خدا ہے جس نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے پیدا کیا اور وہ حيّ و قیوم ہے۔

مسلمانوں کا رسول وہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے جس کی نبوّت اور رسالت کا دامن قیامت تک دراز ہے آپ کی رسالت مُردہ رسالت نہیں بلکہ اس کے ثمرات اور برکات تازہ بتازہ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں جو اس کی صداقت اور ثبوت کی ہر زمانہ میں دلیل ٹھہرتے ہیں۔

چنانچہ اس وقت بھی خدا نے ان ثبوتوں اور برکات اور فیوض کو جاری کیا ہے اور مسیح موعود کو بھیج کر نبوت محمدیہ کا ثبوت آج بھی دیا ہے اور پھر اسکی دعوت ایسی عام ہے کہ کل دنیا کیلئے ہے۔ قل یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ اور پھر فرمایا۔ مَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

کتاب دی تو ایسی کامل اور ایسی محکم اور یقینی کہ لَا رَیْبَ فِیْہِ اور فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ اور اٰیَاتٌ مُّحْکَمٰتٌ۔ قَوْلٌ فَصْلٌ۔ مِیْزَانٌ۔ مُھَیْمِنٌ۔

غرض ہر طرح سے کامل اور مکمل دین مسلمانوں کا ہے جس کے لئے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کی مُہر لگ چکی ہے۔ پھر کس قدر افسوس ہے ان مسلمانوں پر کہ جو ایسا کامل دین جو رضائے الٰہی کا موجب اور باعث ہے رکھ کر بھی بے نصیب ہیں اور اس دین کے برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں لیتے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۶ و ۱۸۷)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

اس سال نو لاکھ روپیہ جمع کرنا ہے!

احباب کے علم کے لئے شروع سال میں ہی یہ بات بتا دینی ضروری ہے کہ اس سال پاکستان کی جماعتوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں نو لاکھ روپے کی رقم جمع کرنی ہے۔
یہ کام صرف اسی صورت میں بخیر و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے کہ ابھی سے پوری سرگرمی سے وصولیوں کا کام شروع کر دیا جائے۔ مخلص وعدہ کنندگان خود بھی فکرمند رہیں کہ انہوں نے اپنے وعدوں کی سو فیصد ادائیگی کرنی ہے۔ مگر عہدیداران بھی تیز چلنے کی بجائے اب دوڑنا شروع کر دیں۔ تیز چلنے کے مبارک ثمرات آپ مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اب دوڑ کر اس کے نتائج بھی دیکھیے۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر:۔ مسعود احمد؛ پرنٹر:۔ سیّد عبدالحی؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ماہ صلح ۱۳۵۲ھ ش

قربانی کی رُوح کو اُجاگر کرنے والے اوصاف

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج میں حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی عظیم قربانی کا ذکر کرنے کے بعد مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ؕ (الحج آیت ۳۵)

پس یاد رکھو تمہارا خدا ایک خدا ہے اِس لئے تم اُسی کی فرمانبرداری اختیار کرو۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی خدا کی راہ میں عظیم قربانی کے ذکر کے معاً بعد مومنوں کو فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے دراصل مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ بھی فرمانبرداری کے اُسی معیار کا مظاہرہ کریں جس کا مظاہرہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے کیا تھا تاکہ وہ خود بھی حضرت ابراہیمؑ کی طرح اَسْلِمْ کے خدائی حکم کے جواب میں اپنے طور پر کہہ سکیں کہ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (البقرہ آیت ۱۳۲) یعنی یہ کہ میں تمام جہانوں کے رب کی فرمانبرداری اختیار کر چکا ہوں۔

مستقل اور دائمی بنیادوں پر دُنیا کی حقیقی فلاح و نجاح کے خدائی منصوبہ کی خاطر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اُنکے خاندان نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا جو عظیم بالشان نمونہ دکھایا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو عظیم قربانی پیش کی اُس کی یادگار کے طور پر اللہ تعالیٰ نے جانوروں کی قربانی اسی غرض سے مقرر کی ہے کہ مسلمان بھی تصویری زبان میں اِس امر کا اقرار کرتے چلے جائیں کہ وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفسوں کو قربان کرتے اور اِس طرح اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کا اعلان کرتے چلے جائیں گے۔

فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے چار ایسے بنیادی اوصاف کا ذکر کیا ہے جن سے متصف ہونے کے بعد ایک مومن کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے فرمانبرداری اور قربانی کا ویسا ہی اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چنداں مشکل نہیں رہتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (الحج آیت ۳۶)

اور جو خدا کے سامنے عاجزی کرنے والے ہیں ان کو خوشخبری دیدے۔ یہ عاجزی کرنے والے ایسے لوگ ہیں کہ جب اللہ کا نام اُن کے سامنے لیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ جاتے ہیں اور جو اپنے پر نازل ہونے والی مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے ہماری خوشنودی کے لئے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔

اِس آیہ کریمہ میں جن عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری دی گئی ہے ان کی حسب ذیل چار صفات بیان کی گئی ہیں (۱) خشیت اللہ (۲) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ابتلاؤں اور آزمائشوں پر پُورا اُترنے کے لئے صبر کا اعلیٰ نمونہ (۳) عبادتِ الٰہی میں خاص تعہد کا مظاہرہ (۴) اپنے اموال نیز قوتوں اور استعدادوں کو خدا کے راستہ میں خرچ کرنا ـــــ یہ چاروں اوصاف حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں پائے جاتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اُن کے اِن اوصاف سے متصف ہونے کا بار بار ذکر کیا ہے۔ ان اوصاف کے بل پر ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کے لئے وہ عظیم قربانی دینا ممکن ہوا جو آگے چل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی شکل میں دینِ حنیف کے دائمی قیام اور دُنیا کی فلاح و نجاح کے تاقیامت مستقل انتظام کا ذریعہ بنی اور اس طرح منتج بثمراتِ حسنہ ثابت ہوئے بغیر نہ رہی۔

اللہ تعالیٰ نے انہی چار بنیادی اوصاف سے متصف ہونا مسلمانوں کے لئے ضروری قرار دیا ہے اور اِس طرح انہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چلنے اور اپنی اور اپنی اولادوں کی زندگیاں خدا اور اس کے دین کی عظمت کی خاطر قربان کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر ظاہری رنگ میں ایک جانور ذبح کر کے یہ سمجھنا کہ ہم نے قربانی کا حق ادا کر دیا ہے سخت غلطی ہے۔ قربانی کرنے والوں کا مذکورہ بالا چار اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔ اِس کے بغیر ان میں تقویٰ کی رُوح پیدا نہیں ہو سکتی اور اُس قربانی کی توفیق نہیں مل سکتی جو تقوی القلوب کی آئینہ دار ہوتی ہے۔

تبصرہ :-

مجلّہ

(بتقریب جشنِ پنجاہ سالہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

مرتبہ زیرِ نگرانی :- حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی۔
زیرِ ادارت :- محترمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ ایم۔ اے
سائز :- $\frac{22 \times 18}{4}$ = حجم :- صفحات ۹۶ - قیمت ۷ روپے فی نسخہ
ملنے کا پتہ :- دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

زیرِ نظر مجلّہ جیسا کہ اِس کے نام سے ظاہر ہے قیام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر پچاس سال گزرنے کی مبارک تقریب کے موقع پر شائع کیا گیا ہے۔ اسے نہایت محنت، سلیقہ اور ہنرمندی سے مرتب کیا گیا ہے اور پھر کاغذ اور کتابت و طباعت کا بلند معیار بھی خوش سلیقگی اور خوش ذوقی کا آئینہ دار ہے۔ اِس لحاظ سے یہ مجلّہ صوری اور معنوی ہر دو خوبیوں سے مزیّن ہے اور اسے جشنِ پنجاہ سالہ کے شایانِ شان بنانے کی بہت قابلِ قدر کوشش کی گئی ہے۔

معنوی اعتبار سے اِس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ لجنہ اماء اللہ کے پچاس سالہ کارناموں اور کارگزاریوں کی خوشکن اور ایمان افروز تفصیلات پر مشتمل ہوتے ہوئے ایک یادگار مجلّہ ہی نہیں ہے بلکہ دنیا میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کی خاطر آئندہ پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے اور کرتے چلے جانے کے عزم صمیم کا آئینہ دار ہوتے ہوئے ایک مقدس تاریخی دستاویز کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ چنانچہ مجلّہ کے آغاز میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، اور محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کے رُوح پرور اور بیش قیمت پیغامات مجلّہ کی اِس تاریخی حیثیت کے پوری طرح آئینہ دار ہیں۔

پھر مجلّہ کو اِس خوبی سے مرتب کیا گیا ہے کہ یہ صرف لجنہ اماء اللہ کے کارناموں ہی سے متعارف نہیں کراتا بلکہ غلبۂ اسلام کے ضمن میں بحیثیت مجموعی جماعت احمدیہ کے ذریعہ انجام پانے والے عظیم الشان کارناموں اور ان کے نہایت خوشکن نتائج سے بھی رُوشناس کراتا ہے۔ جس سے احمدیت کی صداقت روزِ روشن کی طرح آشکار ہو جاتی ہے اور ہر قاری کے دل پر اس کا ایک گہرا نقش پڑے بغیر نہیں رہتا۔ اِس پر مستزاد یہ کہ مجلہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سلسلہ احمدیہ کے نہایت خوشنما فوٹوز اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے یورپ میں تعمیر ہونے والی مساجد کی رنگین تصاویر سے مزیّن ہے جو اس کی تاریخی، تنظیمی، تربیتی، علمی اور تبلیغی افادیت کو چار چاند لگانے والی ہیں۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور مجلّہ کی مدیرہ محترمہ سیّدہ نسیم سعید صاحبہ اور دیگر متعلقہ کارکنات ایسا یادگار مجلہ شائع کرنے پر بجا طور پر مبارکباد کی مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اِس محنت کا بہترین اجر عطا فرمائے اور غلبۂ اسلام کے ضمن اور لجنہ اماء اللہ کے حق میں اِس کے شاندار نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین ؛؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ (خواتین) ۱۳۵۱ھش / ۱۹۷۲ء کی مختصر روداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب اور دیگر اہم تقاریر۔ پاکستان اور بیرون پاکستان سے کثیر تعداد میں مستورات کی شرکت

خواتین جماعت احمدیہ کا نہایت مقدس اور بابرکت الٰہی جلسہ سالانہ ذکر الٰہی اور روحانیت سے معمور فضا میں تین دن جاری رہ کر ۲۸ دسمبر ۱۹۷۲ء کو نہایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔

پروگرام کی مختصر روداد ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ جلسہ گاہ حسبِ معمول دفتر لجنہ اماء اللہ کے وسیع گھاس کے میدان میں تیار کی گئی تھی۔ زنانہ جلسہ گاہ میں مستورات کی تعداد کم و بیش ۱۵ ہزار شمار کی گئی اور یہ جلسہ گاہ ناکافی ثابت ہوئی۔ لجنہ اماء اللہ کے ہال میں حسب سابق منتقلی نشست کا انعقاد بھی کیا گیا۔ ظہر و عصر کی نمازیں بہنیں باجماعت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں پڑھتی رہیں۔ کثرت سے بہنیں مسجد مبارک میں جا کر تہجد پڑھتی رہیں۔ پاکستان کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر ممالک سے بھی خواتین نے شرکت کی۔

اجلاس اوّل

۲۶ر فتح (دسمبر) بروز منگل

۲۶ر دسمبر جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ تقریباً پونے دس بجے شروع ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افتتاحی خطاب فرمایا اور لمبی اور پر سوز اجتماعی دعا کروائی۔ تلاوت۔ نظم اور حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی ایمان افروز خطاب مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کیا گیا۔

اس کے بعد ہمارے اجلاس میں محترمہ نجم النساء صاحبہ نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مدظلہا العالی نے اپنے دست مبارک سے یہ فریضہ سرانجام دیا۔ لوائے احمدیت لہرائے جانے کے وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" خوش الحانی سے پڑھی گئی اور تمام موجود خواتین جلسہ اپنی اپنی نشستوں پر ایستادہ ہو گئیں اور لوائے احمدیت سے اپنے خلوص و عقیدت کا اظہار کیا۔ صدارت کے فرائض محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب نے سرانجام دئے۔

خطاب حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

تقریباً ساڑھے دس بجے کے قریب حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مدظلہا العالی نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے پُر بصیرت خطاب میں لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آئندہ آنے والی نسل کو مزید قربانیاں دینے اور لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلائی۔ آپ نے فرمایا۔ آج کا دن ہمارے لئے ایک عظیم دن ہے آج کے دن نصف صدی کا عرصہ گذرا کہ ہم اگلی نصف صدی میں داخل ہو رہی ہیں چاہیئے ہمارے سر خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جھک جائیں اور اس کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے اس کا شکر ادا کریں۔ بے انتہا شکر۔ ہم عاجز بندیوں نے جو خدمات سرانجام دیں۔ وہ اسی کی دی ہوئی توفیق اور فضل تھا۔

پھر آپ نے لجنہ اماء اللہ کے نئے لائحہ عمل کی طرف توجہ دلائی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے سالانہ اجتماع کے موقع پر عطا فرمایا! آپ نے دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کرنے اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کے علاوہ لائحہ عمل کی ان تین شقوں پر عمل کی تلقین فرمائی جن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نماز تہجد کی باقاعدگی، پردہ کا التزام اور دائرہ خدمت وسیع کرنے کی ہدایات تھیں۔

آپ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا احمدی خواتین کا عموماً اور لجنات اماء اللہ کی عہدہ داران کا خصوصاً یہ فرض ہے کہ قرآن مجید اور اردو لکھنا پڑھنا سکھانے کا پروگرام بنائیں۔ دین کے بنیادی اصول سکھائیں۔ ہزاروں گناہ جہالت کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں یہ بہت بڑا کام ہے اگر اس سال ہر گاؤں ہر قصبہ اور ہر شہر کی لجنہ اس کا آغاز کر دے کہ جہالت کو دور کرنے اور قرآن مجید پڑھانے کا کام منظم طور پر شروع کر دیں تو یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا ضرورت ہے عزم کی اور استقلال سے کام کرنے کی۔

آپ نے اعلیٰ تعلیم یافتہ مستورات کو بچوں کی دینی تعلیم کے لئے کہانیوں کے رنگ میں نصاب تیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

خطاب کے آخر میں سیدہ موصوفہ نے مستورات کو اپنے اندر ایک روحانی تبدیلی پیدا کرنے۔ اپنی اولاد اور نسلوں کو اسلام کی خاطر انتہائی قربانی دینے والی بنانے۔ ان کو نیک۔ خدا پرست۔ خدا اور رسول سے محبت کرنے والے احکام الٰہی کے پابند، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح پر چلنے والے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہر فیصلہ کو بشاشتِ قلب سے قبول کرنے والے اور ہر حکم کی تعمیل کرنے والے سادہ مزاج۔ نرم دل مگر دین کے لئے دو دھاری تلوار۔ بے حد غیرت رکھنے والے بنانے کی تلقین فرمائی۔ بعد ازاں تحریک خاص کے چندہ کی ادائیگی اور تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد سوم کے شائع ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے اس کی خریداری کی طرف توجہ مبذول کروائی۔

آپ کے خطاب کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب ناظر اصلاح و ارشاد کی تقریر بعنوان "سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ مکی زندگی کا ایک پہلو (تبلیغ)" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

۱۲ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد دوسرا اجلاس ٹھیک دو بجے زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدظلہا تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو محترمہ شمامۃ البشریٰ صاحبہ نے فرمائی۔

نظم خوانی کے بعد محترمہ خالدہ مبارکہ صاحبہ ایم اے اور محترمہ نعیمہ سلہری صاحبہ ایم اے نے علی الترتیب "محبت الٰہی اور اس کے حصول کے ذرائع" اور "کوئی دین دینِ محمد سا پایا ہم نے" کے موضوع پر تقاریر کیں بعد کو محترمہ مبارکہ انجم صاحبہ نے ایک نظم پڑھی اس کے بعد محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم۔ اے نے بعنوان "تزکیہ نفس روح ایمان ہے"۔ اور محترمہ سعیدہ احسن صاحبہ ایم اے نے "فضائل قرآن" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اور اس کے بعد محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف کی تقریر بعنوان "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا کیوں ضروری ہے" مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی۔

ساڑھے چار بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

۲۷ر فتح (دسمبر) بروز بدھ

اجلاس اوّل

اجلاس کا آغاز لوائے احمدیت لہرانے کے بعد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو محترمہ امۃ المجید ظفر صاحبہ آف گلاسگو نے فرمائی۔

نظم کے بعد محترمہ نادرہ بشیر صاحبہ نے "احمدی مستورات کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

ازاں بعد حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی نے "خلافت سے وابستگی اور فلاح دارین" کے موضوع پر بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے انبیاء علیہم السلام کی بعثت خصوصاً قرآن مجید کی اس آیت کریمہ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ کی رُو سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہی چار کام ہیں جن کو پورا کرنے کے لئے انبیاء کا ظہور ہوتا ہے اور پھر انبیاء علیہم السلام کی اغراضِ بعثت پر غور کرنے سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ خلفاء کا کام بھی یہی ہوتا ہے کہ اپنے پیشرو کے کام کو جاری رکھیں۔ خلفاء کا کام انسانی تربیت ہوتی ہے اور یہ بیان کردہ تمام امور جو انتہائی اہم اور مشکل ہیں بغیر خلیفہ کے عوام الناس میں سے کوئی ہستی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرسکتی اس امتیازی نعمت سے صرف اور صرف خلفاء ہی متمتع کئے جاتے ہیں۔

آپ نے فرمایا۔ خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا جب تک خلافت نہ ہو ہمیشہ سے یہ سنت چلی آ رہی ہے کہ خلفائے کرام کے ذریعہ سے ہی اسلام نے ترقی کی خلافت برکات رسالت کے اجراء کا ذریعہ ہے آپ نے خلافت کی اغراض آیت استخلاف سے ثابت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اغراض اپنی تکمیل کے لئے برکات رسالت کے جاری رکھنے کی متقاضی ہیں۔ یہ برکات جاری نہیں رہ سکتیں جب تک خدا تعالیٰ ایسے لوگ ایسے وجود پیدا نہ کرے جو ظلی طور پر نبوت کے کمالات کو اپنے اندر جمع رکھتے ہوں اور حقیقی معنوں میں رسول کے جانشین ہوں۔

سیدہ ممدوحہ نے خلافت کی عظمت کی تشریح سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ عظمت خلافت ہم سے حقیقی معنوں میں پکار پکار کر یہ کہہ رہی ہے کہ ہم اپنے اپنی اولادوں کے دلوں میں اپنے اعزاء و اقرباء اور اپنے دوستوں کے دلوں میں ایمان کی ایک ایسی حلاوت اور حرارت پیدا کریں کہ ہم میں سے ہر ایک نعمت خلافت کو کما حقہ عقیدت و احترام کی نگاہ سے دیکھے۔ خلیفہ وقت کو نمونہ کے دعا کا مرکز سمجھے۔ اس سے بے مثال مخلصانہ تعلق قائم رکھے خلیفہ وقت کے ہر لفظ پر والہانہ طور پر لبیک کہے اور ہر زمانہ ہر لمحہ اور ہر آن ہر وقت مستعد رہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا یہ خلافت سے وابستگی اور اس سے براہ راست تعلق کا نتیجہ ہے کہ ہمیں اپنے اس سلسلہ کی عظمت کو سمجھنے کی توفیق بھی ملی ورنہ ہم میں کہاں یہ شعور ہو سکتا تھا کہ ہم اس کی حقیقت کو سمجھ پاتے۔ ہمیں یہ سب برکتیں اور یہ سب سعادتیں صرف اور صرف خلافت سے وابستگی اور خلافت سے براہ راست تعلق کے نتیجہ میں ملی ہیں۔

خطاب کے آخر میں آپ نے خلافت جیسی عظیم نعمت کی قدر کرنے اس کی ذمہ داریوں کو ادا کرنے اسکی اطاعت میں اپنے اوپر دیوانگی وارد کرنے نظام خلافت کی قدر کرنے اس سے والہیت اور فدائیت کا تعلق پیدا کرنے اور وحدت فکری ملی اور قومی کی ہر حال میں نگرانی کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ کوشاں رہیں خلافت سے وابستگی ہمارا طرہ امتیاز ہے کیونکہ فلاح دارین کا راز صرف اور صرف اسی میں ہے۔

آپ نے فرمایا خدا کرے یہ مبارک دور دورِ خلافت ثالثہ جو کہ اسلام کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا دور ہے اس مبارک دور میں "دین کے ناصر" اور "فاتح دین" کی قیادت میں اسلام کی ترقی کا سورج اپنی انتہائی تابناکی کے ساتھ ساری دنیا کے طول و عرض میں چمکے اور چمکتا چلا جائے صرف اسلام ہی کی حکومت ہو۔ اور اسلام ہی کا بول بالا ہو۔ آمین۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر کی تقریر "ذکر حبیب" کے موضوع پر مردانہ جلسہ گاہ سے سنی گئی بعد ازاں محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ ایم اے نے "سیرت حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا" کے عنوان پر تقریر کی۔

پونے بارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں تشریف لائے۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا صدر لجنہ اماء اللہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ حضور پُر نور کے رونق افروز ہو جانے پر تلاوت قرآن مجید محترمہ امتہ [illegible] صاحبہ نے فرمائی تلاوت کے بعد حضرت اقدس نے ایمان افروز اور جامع خطاب فرمایا تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ اور سورۃ النصر کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا علم کے حصول کے ذرائع اجتماعات دینی میں تقریر کرنا بھی ہوتا ہے آپ نے فرمایا جو میں نے سیکھا ہے وہ یہ ہے کہ یہ جلسہ گاہ آپ کے لئے بہت چھوٹی ہو گئی ہے اس لئے آئندہ سال منتظمات کو کسی اور جگہ کا انتخاب کرنا ہو گا۔ میں نے یہ سبق لیا یہاں آکر کہ جب ہماری بہنیں کھلی جگہ میں بیٹھیں تو شور کم کرتی ہیں اور تنگ جگہ میں زیادہ کرتی ہیں۔ حضور پر نور نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں نے ہماری زمین اور ہمارے آسمان کو ہمارے لئے معمور کر دیا ہے اس قدر شدت کے ساتھ اور کثرت کے ساتھ برکات سماوی جماعت احمدیہ پر نازل ہو رہی ہیں کہ ہماری زبانیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتیں آپ نے فرمایا کہ اس سورت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب کثرت سے لوگ صداقت کو قبول کرنے لگیں تو دو ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں

اول۔ خدا کی تسبیح کرنا کہ وہ سچے وعدوں والا ہے اس نے اپنے وعدوں اور بشارتوں کو پورا کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ حسن سلوک اس بات کا ثبوت بن گیا ہے کہ خدا تعالیٰ قادر مطلق ہے ہم اس قدر کثرت سے سبحان اللہ نہیں پڑھ سکتے جس کثرت سے آسمانی برکات نازل ہو رہی ہیں تسبیح و تحمید کے ساتھ اپنی فضاؤں کو معمور رکھیں۔

دوم۔ تربیت کی ذمہ داری جماعت پر اس کو ترقی ملنے کی وجہ سے زیادہ آجاتی ہے باہر سے آنے والے الٰہی سلسلہ میں شامل ہوتے ہیں اس وقت جماعت کے کندھوں پر ایسی ذمہ داریاں آپڑتی ہیں تو اس وقت ایک عقلمند یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر میں ان کو نبھا نہیں سکتا۔ وہ استغفار کے ذریعہ اس کے لئے مدد چاہتا ہے اس کی اہمیت کو سمجھیں نئی ذمہ داریاں عاید ہو رہی ہیں ان برکات اور آسمانی تائیدوں کے نتیجہ میں جو نازل ہو چکی ہیں کثرت سے تسبیح و تحمید اور استغفار کریں

آپ نے فرمایا لجنہ اماء اللہ جو ہماری احمدی مستورات کی بنیادی تنظیم ہے انہوں نے اس سال پچاس سالہ جشن منایا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر احسن عطا کرے پچاس سالہ کوششوں پر جو آپ نے اس کے حضور قربانی اور ایثار کے رنگ میں پیش کیں۔ جو کمزوری رہ گئی ہو اس کو اپنے فضل کی چادروں میں ڈھانپ لے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو جس کی بنیاد تائید حق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رکھی تھی اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر جس کے متعلق بڑی بشارتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور ہم کو بھی اس اجتماع سے جو تعلق رکھنے والی جتنی بشارتیں ہیں ان کا وارث بنائے۔ اللہ تعالیٰ کی برکات آپ پر نازل ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی آپ وارث بنیں اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں۔

خطاب کے آخر میں آپ نے مستورات کو خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے اور مخلوق خدا کی خدمت کرنے کی تلقین فرمائی اس کے بعد آپ نے پُر سوز اجتماعی دعا کروائی حضور پر نور کا ایمان افروز خطاب گہری دلچسپی سے سنا گیا اور آپ کی اجتماعی دعا کروانے کے ساتھ اجلاس اول اختتام پذیر ہو گیا۔

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ٹھیک دو بجے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بصیرت افروز خطاب فرمایا اجلاس دوم کا تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے سنا گیا۔

(باقی)

تحریکِ وصیّت

(حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت وصیت کا نظام قائم فرمایا تھا اور جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی تھی کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے اپنے مالوں اور جائدادوں کو اس کی راہ میں پیش کریں تاکہ انہیں مرنے کے بعد جنتی زندگی حاصل ہو اس تحریک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہزاروں لوگ حصہ لے چکے ہیں۔ مگر ابھی ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی بھی پائی جاتی ہے جنہوں نے وصیت نہیں کی اور یہ ایک افسوسناک امر ہے میں اس پیغام کے ذریعہ تمام جماعت کے امراء اور پریذیڈنٹوں اور مربیان سلسلہ کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ غیر موصی اصحاب کو وصیت کرنے اور موصی اصحاب کو اپنی قربانیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلاتے رہیں اگر ہر وصیت کرنے والا کم از کم ایک نئے شخص سے ہی وصیت کروانے میں کامیاب ہو جائے تو ہمارے بجٹ میں ہزاروں لاکھوں روپیہ کا اضافہ ہو سکتا ہے اور اگر امراء اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سلسلہ کے مربی بھی اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں تو چند دنوں میں ہی سلسلہ کی مالی حالت میں غیر معمولی ترقی ہو سکتی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو دوست ابھی موصی نہیں وہ وصیت کرنے اور موصی اصحاب دوسروں سے زیادہ سے زیادہ وصیتیں کروانے کی خاص طور پر کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اپنے فرائض کے سمجھنے اور اس نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق بخشے جو اعلائے کلمہ اسلام کے لئے جاری کیا گیا ہے۔"

(الفضل ۱۶ ۳/۶۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست چندہ برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱/۷۲ تا ۱۰/۷۲ ۱۳

(۲)

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے آمین دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۴۰	امۃ السلام صاحبہ جڑانوالہ	15.00
۴۱	مس کوثر صاحبہ کراچی	20.00
۴۲	بیگم رفیق احمد شاہ صاحب کراچی	20.00
۴۳	تہمینہ شفیق صاحبہ "	10.00
۴۴	فرخ ممتاز صاحبہ "	100.00
۴۵	خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈاور لائل پور	10.00
۴۶	معصومہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد ظہور صاحب دوالمیال	5.00
۴۷	بھاگاں ملک عبدالمالک صاحب "	10.00
۴۸	رسالدار ملک غلام محمد صاحب "	10.00
۴۹	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سرگودھا چھاؤنی	28.00
۵۰	کرنل چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۵۵/۲-ایل اوکاڑہ	100.00
۵۱	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بستی مندانی	10.00
۵۲	" " بدو ملہی	20.00
۵۳	مرزا محمد عثمان صاحب باب الابواب ربوہ	10.00
۵۴	شیخ علیم الدین صاحب لائل پور	10.00
۵۵	بشریٰ خانم صاحبہ زوجہ ملک مبشر احمد صاحب "	20.00
۵۶	چوہدری عبدالرشید صاحب کیواری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی	10.00
۵۷	چوہدری عنایت اللہ صاحب بھٹی اوکاڑہ	11.00
۵۸	کیپٹن ظفر علی صاحب "	20.00
۵۹	ظہور الدین صاحب منگلا ڈیم کالونی	14.00
۶۰	امتیاز الدین صاحب ولد ڈاکٹر خیر الدین صاحب دار الصدر شمالی ربوہ	140.00
۶۱	اہلیہ صاحبہ محمد عبدالقادر صاحب دار الرحمت شرقی ربوہ	20.00
۶۲	ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ٹی آئی کالج ربوہ	10.00
۶۳	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	10.00
۶۴	بیگم کرامت اللہ صاحب ۶/۳ ایچ ای ایچ ایس کراچی	50.00
۶۵	قمر باجوہ صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ سیالکوٹ	10.00
۶۶	خواجہ رشید احمد رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ	80.00
۶۷	طاہر یزدانی معرفت ایس جی یزدانی صاحب گوجرانوالہ	20.00
۶۸	شریفہ بیگم صاحبہ معرفت چوہدری حفیظ احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر روڈ لاہور	50.00
۶۹	سید محمد انور صاحب عزیز ریونیو لاہور	20.00
۷۰	سید حمید احمد صاحب سیکشن آفیسر وزارت داخلہ اسلام آباد	10.00
۷۱	ایم منیر احمد صاحب منیجر قلعہ ملتان	10.00
۷۲	سید ناصر مرتضیٰ علی صاحب الحمرا کراچی	10.00
۷۳	امۃ المنین صاحبہ لاہور چھاؤنی	15.00
۷۴	جمیل احمد صاحب بی اے ہیلنڈ کالونی لائل پور	10.00
۷۵	چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	50.00
۷۶	بشارت احمد صاحب بیرون حرم گیٹ ملتان	50.00
۷۷	بشیر احمد صاحب ملک منیجر محمود احمد صاحب ملک کنٹریکٹر	10.00

(باقی)

دعائے مغفرت

مکرم مولوی مہدی شاہ صاحب وقف زندگی دیہاتی معلم ایک ہفتہ بیمار رہ کر مورخہ ۱۸ دسمبر کو اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جنازہ پڑھایا اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ مربیاں میں دفن کیا گیا۔ مرحوم نے طالبعلمی کے زمانہ میں بیعت کی تھی۔ جنگ عظیم میں فوج میں چلے گئے۔ وہاں سے فارغ ہو کر قریباً ۱۶ سال اوکھ مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا میں مدرس رہے۔ ۱۹۴۳ء میں دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کر دی اور ریٹائرمنٹ یعنی مئی ۱۹۷۱ء تک ضلع شیخوپورہ کی دیہاتی جماعتوں کی تعلیم و تربیت پر مامور رہے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ دنیا سے دل برداشتہ، قانع، صابر اور شاکر انسان تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی دین کی خدمت کرنے کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

(فقیر اللہ۔ سابق امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل)

(۲)

میری پھوپھی زاد بہن زاہدہ اہلیہ آصف جاہ صاحب صدیقی کراچی میں وفات پا گئی ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ پانچ بھائیوں کی ایک ہی بہن تھی۔ اپنی یادگار ایک بچہ چھوڑا ہے جو قریباً ایک ماہ کی عمر کا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ (پروین رفیع سمن آباد۔ لائل پور۔)

اعلان دار القضاء

مکرم رحمت اللہ صاحب جاوید محلہ دار الیمن شرقی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب وفات پا چکے ہیں مرحوم کی ذاتی امانت ۵۶۲۷/۱۶۳-۲۴۲ میں مبلغ -/۲۳۰ روپے جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان ہیں جنہیں رقم مذکورہ بالا مجھے ادا ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ عنایت اللہ صاحب (۲) حمیداں بیگم صاحبہ (۳) اہلیہ مرحوم (۴) نذیراں بی بی صاحبہ (۵) بشیراں بیگم صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ -/۲۳۰ روپے مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرما دیں اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

یہ نقدی کن کی ہے!

۸ر جنوری کو مسجد مبارک کے باہر سے کچھ نقدی ملی ہے جن صاحب کی یہ نقدی ہو وہ نشانی و تفصیل بتا کر خاکسار سے وصول فرما لیں۔

(بشیر احمد قادیانی عفی عنہ۔ دار الصدر شرقی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مسعود احمد صاحب ایاز آف شیخوپورہ کے والد محترم محمد اسماعیل صاحب جراح کو کار کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں جس کی وجہ سے وہ بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔ آمین (قمر الزمان مہدی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۲۔ میرے والد مکرم چوہدری فضل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ میاں چنوں کو جلسہ سے پیشتر اچانک بندش پیشاب کی تکلیف ہو گئی فوری طور پر انہیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کروایا گیا جہاں ان کا اپریشن ہوا جو کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

لیکن تکلیف ابھی تک ہے۔ تمام احباب و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (نصیر احمد چک ۷/۱۴-۱-ایل براستہ اقبال نگر تحصیل و ضلع ملتان)

۳۔ مکرم میاں اکبر علی صاحب ۱۶ نابھہ روڈ لاہور دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفا دے۔ (مبارک احمد گورنمنٹ آڈیٹر رحمان پورہ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ

علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام

بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ۔ ضرورت نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیاء سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً بنکنگ اور سود۔ نظام بیمہ۔ لیبر اور متعلقہ مسائل۔ تجارتی کمپنیوں کا نظام۔ انڈسٹری۔ بین الاقوامی تجارت
ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام:۔
کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ہر حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں

۸۔ (الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی دی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے۔ یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

۸۔ (ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا انتخاب کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

نوٹ:۔ انعامی مقابلہ میں مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ ان کا مقالہ کون سے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے؟)

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

دفاتر صدر انجمن احمدیہ کیلئے محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے صرف وہ نوجوان جو خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اپنی درخواستیں ۲۳/۱/۷۳ بروز منگل تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونا ضروری ہے۔ اور عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو۔ جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔ انہیں تاریخ تقرری سے نوّے روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس کے بعد اگر ان محررین کا کام تسلی بخش ہوا تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۲۲۰-۶/۱۴-۵/۱۳۰-۴-۹۰ کا گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجویٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہو انہیں ابتدائی تنخواہ ۱۱۵ روپے ماہوار اور گریڈ ۲۶۰-۱۰-۲۲۰/۸-۱۶۰-۶/۱۳۰-۵-۱۱۵ دیا جا سکے گا۔ درخواست میں درج ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستیں زیر غور نہیں لائی جائیں گی۔

۱۔ نام امیدوار مع مکمل پتہ ۲۔ ولدیت ۳۔ تعلیمی قابلیت
۴۔ تاریخ پیدائش مع حوالہ سند ۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو
۶۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر صاحب جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد/زعیم خدام الاحمدیہ (مقامی) کی تصدیق۔
۷۔ تاریخ امتحان۔

۲۷ جنوری ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ بوقت ۹½ بجے صبح۔

انٹرویو:۔ ۲۸ جنوری ۱۹۷۳ء ۹½ بجے صبح دفتر بیت المال (آمد) میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(سیکرٹری کمیشن صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خادم مسجد کی ضرورت

مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے لئے ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے جو مندرجہ ذیل صفات کا حامل ہو۔

۱۔ عمر ۴۵ تا ۵۰ سال ۲۔ حقہ سگریٹ کا عادی نہ ہو۔ ۳۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔
۴۔ تھوڑا بہت پڑھ لکھ سکتا ہو۔ ۵۔ اذان آتی ہو ۶۔ تھوڑا بہت مالی کا کام جانتا ہو
۷۔ امیر جماعت یا صدر جماعت کی سفارش کے ساتھ درخواست دیں۔

(آغا محمد عبداللہ۔ سی۔ ۱۶۵ ماڈل ٹاؤن لاہور)

درخواست دعا

میری ہمشیرہ بہت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(رشید احمد کارکن بیت المال آمد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴